ایک جانور کی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہوسکتی ہے یا نہیں

مسئلہ کی تحقیق احادیث کی روشنی میں

سوال: عن جابر بن عبد الله قال ضحّی رسول الله ﷺ بكبشين في يوم العيد فقال حين وجههما: إني وجهت وجهي للذي فطر السمٰوات والأرض حنيفاً وما أنا من المشركين، إلى قوله أللّٰهم منک ولک عن محمد وأمته الخ. رواه الدارمي عن جابر بن عبد الله إلى قوله أللّٰهم منک ولک عن محمد وأمته الخ. رواه أبو داؤد وابن ماجة أيضاً وحاكم في المستدرک أيضاً والترمذي أيضاً.

www.besturdubooks.wordpress.com

علامہ شمس الدین عظیم آبادی نے غنیۃ الالمعی کے اندر جو طبرانی کے ساتھ ملحق ہے اس میں متعدد طرق سے احادیث اس بارے میں نقل کی ہیں کہ ایک جانور سارے اہل بیت بلکہ جمیع امت کی طرف سے قربانی کے لیے کافی ووافی ہے اور اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث پیش کی ہیں جن میں سے پانچ کتابوں کے حوالہ سے بندہ نے تفصیل کے ساتھ نقل کر دیا ہے عظیم آبادی صاحب فرماتے ہیں حاصل الکلام:

إن حديث اضحية النبي ﷺ عن أمته روى من طرق متعددة وإسناد بعض طرقه صحيح جيد وبعض طرقه حسن قوي وبعض طرقه ضعيف لكن لايضر ضعف بعض الطرق فإن الطرق الضعيفة حينئذ بمنزلة الشواهد والمتابعات۔

کچھ دور چلنے کے بعد لکھتے ہیں: قال النووي في شرح مسلم أى قوله هو مذهبنا ومذهب الجمهور، وكرهه الثوري وأبو حنيفة وأصحابه انتهى كلامه.

چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں: وقول من منعها ليس فيه حجة فلا يقبل كلامه الا بدليل أقوىٰ منه ولا دليل عليه، ان عبارتوں سے یہ معلوم ہوا کہ حنفیہ کے پاس منع کے لیے کوئی قوی دلیل اور نص صریح نہیں ہے نیز جمہور کے خلاف ہے اگر ہو تو جناب والا مفصل مدلل بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائیں۔

جواب:- اضحیہ کے حکم میں ائمہ مختلف ہیں بعض تو وجوب کے قائل ہیں جیسے امام صاحب اور امام مالک فی روایۃ ومحمد بن الحسن اور اکثر سنیت کے قائل ہیں کالشافعی واحمد ومالک فی روایۃ وابی یوسف وهو روایۃ عن محمد، پھر شاۃ (بکری) ایک کی طرف سے اور ابل وبقر وغیرہ جمہور کے نزدیک سات کی طرف سے اور بعض تابعین وائمہ مثلاً سعید بن المسیب واسحاق وغیرہ کے یہاں ابل ۱۰ کی طرف سے اور بقر سات کی طرف سے کافی ہے، امام مالک کے یہاں اشتراک فی الاضحیۃ جائز ہی نہیں ہے یعنی ثمن میں اشتراک ہو، جمہور کے یہاں اشتراک فی الثمن جائز ہے پھر امام مالک واحمد وغیرہ کے یہاں اگر کوئی ابل یا بقر یا غنم میں اپنے سارے گھر والوں کو شریک کرے تو جائز ہے یہی شافعیہ کا مسلک ہے ایک شاۃ اہل بیت کی طرف سے کافی ہے لیکن یہ تشریک فی الثواب ہے اور مقصد یہ ہے کہ اگر ایک آدمی اپنی قربانی کرے اور اپنے اہل وعیال کو شریک کرے تو قربانی تو ایک ہی کی طرف سے ہوگی البتہ ثواب میں سارے شریک ہو جائیں گے اس صورت کا احناف بھی انکار نہیں کرتے ہیں.

وفي رد المحتار: قد صح أن رسول الله ﷺ ضحى بكبشين أحدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من أمته وإن كان منهم من قد مات قبل أن يذبح اه.

قال في الفتاوى الإمدادية (۴۹۴/۳) قلت: قد دل الحديث على جواز التضحية عن

الحي تبرعاً وعلى جواز الواحدة عن الكثيرين اهـ.

قـلـت: والـحـديث الذى ذكره في ردالمحتار أخرجه أحمد وابن ماجة والحاكم من طـريـق الـثـوري عـن عـبـد الله بـن محمد بن عقيل عن أبي سلمة عن عائشة وأبي هريرة "أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يضحى اشترى كبشين عظيمين سمينين أقرنين أملحين موجوئين فـذبـح إحـدهـمـا عن أمته ممن شهد له بالتوحيد وشهد له بالبلاغ وذبح الآخر عن محمد وآل محمد.

"ورواه ابـن أبـي شيبة وإسـحـاق وأبو يعلى من حديث حماد بن سلمة عن ابن عقيل عـن عبـد الـرحـمـن بـن جـابـر عـن أبيـه جـابر بن عبدالله به مرفوعاً ورواه أحمد وإسحاق والـطـبـرانـي مـن حديث شريک ورواه أحمد والبزار والحاكم من حديث زهيربن محمد كـلاهما عن ابن عقيل عن على بن حسين عن أبي رافع به كما ذكره ابن أبي حاتم في العلل قـال أبـوزرعة: "هـذا كـلـه من ابن عقيل فإنه لايضبط حديثه والذين رووا عنه هذا الحديث كلهم ثقات" وقال البخاري: لعله سمعه من هؤلاء" ملخصاً من تخريج الزيلعي ۱۵۱/۳.

وفـي الـبـاب عـن أبـي طلحة أخرجه ابن أبي شيبة وأبو يعلى والطبراني وأنس أخرجه ابـن أبـي شيبة والـدار قـطـنـي وحذيفة بن أسيد أخرجه الحاكم في المستدرک، ومحمل الـحـديـث هـو التشريک فـي الثـواب وهـكـذا هـومـحـمل الحديث الذى أخرجه مسلم ۱۵۶/۲ عن عائشة أن رسول الله ﷺ أمـر بكبش أقرن يطأ في سواد وينظر في سواد فأتى به لـيـضـحـي بـه قـال: ياعائشة! هلمى المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم أخذها وأخذ الـكـبـش فـأضـجـعـه ثـم ذبحه ثم قال: بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد ومن أمة مـحـمـد ثم ضحى به" قال الطيبي: المراد المشاركة في الثواب مع الأمة لأن الغنم الواحد لايكفي عن اثنين فصاعدا"اھ۔

یہی چیز ہم حضرت اقدس حکیم الامت تھانویؒ کی کتاب امداد الفتاوی سے نقل کر آئے ہیں اس حدیث کو مشارکت فی الثواب پر شوافع میں سے صاحب العدہ اور شیخ ابراہیم المروزی نے بھی حمل کیا ہے نیز جمہور کے یہاں ایک بکری ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے بلکہ بندہ کے علم میں کسی کا اختلاف نہیں ہاں ابل وبقر میں اختلاف ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

ایک خاص بات قابل توجہ یہ ہے کہ اگر ایک جانور مطلقا سارے اہل بیت کے لیے قربانی کی ادائیگی میں

www.besturdubooks.wordpress.com
Scanned with CamScanner

کافی ہوتاتوفاشتـر کـنـا في البعير سبعة وغيره صحابہؓ کا فرمانا بظاہر بے سود ہےاس لیے کہ پھرتوکسی ایک خاص عدد کی قید بیکار ہے ہاں البتہ ایک بات قابل توجہ ہے وہ یہ کہ بعض اکابر کے یہاں اضحیت سنت علی الکفایہ ہےلہٰذاایک قربانی سب کی طرف سے کافی ہوگی یہی نووی وغیرہ نے ترجیح دی ہے قـال في شـرح المهذب (۳۹۷/۸) تـجزى الشاة عن واحد ولا تجزئ عن أكثر من واحد، لكن إذا ضحى بها واحد من أهل البيت تتادى الشعار في حق جميعهم وتكون التضحية في حقهم سنة كفاية.

وقـال في موضع آخر (۳۸٤/۸) قـال أصـحـابنا، التضحية سنة على الكفاية في حق أهـل البيت الواحد، فإذا ضحى أحدهم حصل سنة التضحية في حقهم، قال الرافعي: الشاة الواحدة لأيضحى بـها إلا عن واحد لكن إذا ضحى بـها واحد من أهل البيت تأتى الشـعار، والسـنة لـجميعهم قال: وعلى هذا حمل ماروى أن النبيﷺ ضحى بكبشين قال: "اللهم تـقبل من محمد ﷺ وآل محمد" قال النووي: وقد حمل جماعة الحديث المذكور على الاشتراک فی الثواب. اھ۔

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ احادیث تشریک فی الثواب پرمحمول ہیں اوراس حمل کے لیے کوئی دلیل صریح نافی موجودنہیں ہے: "وأمـاقـول الـنـووي فـي شرح مسلم (۱٥٦/۲) تـحـت حـديث عائشة الـمـاضـي واستـدل بهذا من جوّز تضحية الرجل عنه وعن أهل بيته واشتراكهم في الثواب وهـو مـذهـبـنـا ومـذهب الجمهور وكرهه الثوري وأبوحنيفة وأصحابه وزعم الطحاوي أن هـذا الـحـديـث منسوخ أو مخصوص وغلطه العلماء في ذلک فإن النسخ والتخصيص لا يثبتان بمجرد الدعوى" انتهى فكلام غير محرر.

فـإن النووي قد صرح في شرح المهذب: بأن الشاة الواحدة لا تجزئ إلا عن واحد وهـذا هـو الـذي يقوله أصحابنا، وأما أن الشاة الواحدة تـجـزئ عن أهل البيت فهذا يقوله النووي وغيره ممن قال: إن التضحية سنة على الكفاية وحمل الحديث على هذا.

وأمـا نـحـن فـنحمل الحديث على التشريک في الثواب وقد حمله عليه جماعة من أصحاب الشافعي، كالشيخ إبراهيم المروزي وصاحب العدة والعلامة الطيبي وغيرهم ولا دافع لهذا المعني والله أعلم.

أمـا الـذى أنكـره أصـحـابـنـا فهـو كـفاية شاة واحدة عن أهل بيت في إقامة واجب

www.besturdubooks.wordpress.com

التـضـحية وهذا لم يأت به دليل وما قامت بذلک حجة لأنا قدمنا أن الحديث محتمل عن آخر وهـو التشـريک فـي الثـواب وقـضـايـا الأحـوال إذا تـطـرق إليها الإحتمال سلبت الإستدلال لما يبقي فيها من الإجمال" والله أعلم وعلمه أتم وأحكم.

محمد یونس عفی عنہ

Scanned with CamScanner